



نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عیعہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۲۹ — جلد ۹ — لودیانہ ۲۱ جولائی ۱۸۸۱ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ہراتی فوج نے عہد کر لیا ہے کہ ہم انگریزوں سے ہرگز نہ لڑینگے = **امیر کابل** کی نسبت خبر ہے کہ وہ آجکل میں کابل سے فرار ہوا چاہتا ہے = **محمد جان** امیر کابل کا جانی دشمن ہو رہا ہے = **یونان** اور روم میں از سرِ نو دشمنی ہو پڑی = روم اپنا ملک جو اُسنے دینا کیا تھا یونان سے عہد شکنی کرکے مکر گیا = **یونان** کی فوج سرحد سے بڑھنی شروع ہو گئی = **بغداد** میں وبا کا زور ڈھیلا ہو گیا = **مدحت پاشا** کی نسبت جو حکم پھانسی کا ہوا تھا وہ منسوخ ہو کر جلا وطنی کا حکم ہوا ہے = **برہما** اور چین میں ایک نیا راستہ دریافت ہوا ہے = **قوم خورد** کا سرغنہ ترکی سپاہ کے ہاتھ آگیا ہے = **جرمنی** کے مشہور جنگی کارخانہ میں معمول سے ۱۳ ہزار زیادہ آدمی دن رات کام کرتے ہیں = **امیر** کابل اپنے ظلموں کے باعث افغانستان میں سخت بدنام ہو گئے ہیں = **خبر** ہے کہ سوداگران پشاور کا بہت سا مال گندمک کے قریب خونریزی کے ساتھ لٹ گیا ہے = **خان** لالپورہ اور افسران امیر میں سخت جھگڑا ہو پڑا ہے = **ایوبخان** کی فوج نے تیوار کا قلعہ برباد کر دیا ہے = **قندھار** میں امیر کابل کا حکم پہونچا ہے کہ تمام فوج کو گرشک کیطرف ایوبخان کے مقابلہ کیواسطے روانہ کر دو = **ہرات** کی حکومت ایوبخان نے موسیٰ خان اور خوشدلخان کے سپرد کر دی ہے = **تاشقند** کی طرفسے ایوبخان کے پاس کسیقدر امداد پہونچ گئی ہے = **روس** میں زار کے قتل کیواسطے فرقہ نہلسٹ کی طرف سے طرح طرح کی حکمت عملیاں ہو رہی ہیں = **وزیری** قوم نے اپنے ایک سردار کو سرکار انگریزی کے سپرد کر دیا ہے = **لنکا** میں ایک شخص کو ایک موتی دستیاب ہوا ہے جسکی قیمت یابندہ ایک لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ طلب کرتا ہے = **جہلم** کے گرد نواح میں چیچک کا زور شور ہے = **صالح عظیم** خراسان کا گورنر مقرر ہوا ہے = **شاہ یونان** نے مقام آرٹما و ٹینا پر قبضہ کر لیا ہے = **پشاور** میں ایک شخص نے اپنی عورت کی ناک اسکی بدچلنی کے باعث کاٹ ڈالی = **مہمند** وزیری سے جو خچر والپس کئے گئے نہیں ہماری پھیل رہی ہے = **صوبہ برار** میں بارش کی از حد ضرورت ہے = **نواح** بنوں میں ہیضہ پھیل رہا ہے = **خبر** ہے کہ سرکار انگریزی قطع کو بھی چھوڑ دیگی = **چین** نے اپنا ایک سفیر برائے اتحاد جدید ایران میں روانہ کیا ہے = **اسلام** میں بھی زنانہ مدارس بکثرت جاری ہو گئے ہیں = **قزلباشیوں** کا ارادہ ہے کہ اگر ایوبخان نے کابل پر حملہ کیا تو ہم ایوبخان کے ہمراہ ہو جاوینگے = **محکمہ کمسریٹ** کا صدر مقام مستقل طور سے شملہ پر رہا کریگا = **زار روس** کا ارادہ ہے کہ فغفور چین سے ملکر تجارت افیون کو بند کر دیا جاوے = **مکہ** میں باغیوں نے بڑا بھاری غدر کر دیا ہے = **گورنمنٹ ہند** کا حکم ہے کہ کوئی شخص جو امسال حج کے واسطے جاوے بلا سند راہداری کے جہاز سے نہ اُترنے پاوے = **سلطان** کی ہارجنٹ مکہ کے باغیوں نے قتل کر ڈالیں ہیں =

نور افشاں

——شملہ سے جو تار خبر صاحب پریس کمشنر نے ۱۶ جولائی کی شایع کی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ قندھار سے پیادے و سوار پشت رود کی طرف روانہ کئے گئے ہیں اور فوج کابل کیطرف سے بہت جلد آنے والی ہے + اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے بادل قندھار کے سر پر چھا رہے ہیں +

——خبر ہے کہ مکہ میں باغیوں نے غدر مچا دیا تھا جسپر سلطان روم کی فوج برائے شانے دنگہ و فساد کے مکہ میں آئی مگر باغیوں نے فوج کا کچھ بھی خوف نہ کیا بلکہ جس وقت فوج نے انکو روکنا چاہا تو باغیوں نے فوج پر حملہ کیا اور دو رجمنٹ کو قتل کر ڈالا + اس سے معلوم ہوا کہ سلطان کا رعب و داب اقوام عرب پر کچھ بھی نہیں رہا ہے +

——گورنمنٹ ہند کی طرف سے حکم جاری ہوا ہے کہ جو حاجی امسال برائے حج مکہ کو جانا چاہے اُسکو لازم ہے کہ ایک سند راہداری کی واسطے سواری جہاز کے حاصل کرے اور جسکے پاس سند مذکور موجود نہ ہوگی اُسکو جہاز سے نیچے اُترنے کی اجازت نہ دیجاوے گی + معلوم نہیں ہے کہ اس کارروائی سے سرکار کو کیا فایدہ ہوگا کیونکہ راہداری کی سند اکثر اُن ممالک میں فایدہ دیتی ہے جنکے عہد و پیمان اُنسے کہ جنسے راہداری کی سند حاصل ہوتی ہے رکھتے ہوں۔ مگر اہل عرب نہ تو سلطان روم کو کچھ جانتے ہیں اور نہ سلطان روم کے محافظ کو۔ اگر ہمارے ہمعصروں میں سے کوئی اُسکا فایدہ بیان کر سکیں تو فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ مگر فایدہ ہو یا نہ ہو راہداری ضرور حاصل کرنی پڑے گی۔ ہاں اسقدر فائدہ ظاہر ہے کہ حاجی لوگ کشتی پر سے اُترنے پاویں۔ ہماری دانست میں واجب تھا کہ سرکار جہاز والوں کو ممانعت کرتی کہ کسی مسافر کو جو بطرف بندرگاہ بحر قلزم روانہ ہوں بغیر راہداری کی سند کے ملاحظہ کئے سوار نہ ہونے دیں +

——ہمنے لکھا تھا کہ فرانس کی فوج کو باشندگان شہر سفیکس نے بغاوت کر کے نکال دیا ہے سو اب تار خبر آمدہ ٹیونس مورخہ ۱۷ جولائی سے معلوم ہوا کہ فوج فرانس نے شہر مذکور پر قبضہ کر لیا ہے باغی لوگ سختی کے ساتھ لڑتے تھے اور بہت سے قتل بھی ہوئے مگر شکست کھا گئے اہل فرانس کی طرف سے صرف ۵۰ آدمی مقتول و مجروح ہوئے ہیں۔ یقین ہے کہ غدر بند ہو جائیگا اور اہل فرانس اصلی مالک ٹیونس کے رہینگے۔ گرد نواحی قومیں دنگا و فساد رہنیکو خبر ہوسکینگی مگر نتیجہ اُنکے دشمنوں کے لئے اچھا ہوگا معلوم دیتا ہے کہ جسطرح روس وسط ایشیا میں اپنی سلطنت کو پھیلاتا جاتا ہے اُسیطرح شمالی افریقہ میں فرانس والوں کا اختیار ہو جائیگا +

چاروں طرف سلطنت اسلامیہ تنزل پذیر ہے۔ گذشتہ صدیوں کی خود ستائی و ظلم نے اُن سلاطین کو ہلاک کر ڈالا کیا تعجب ہے کہ مظلوم چشم تر نہ کریں +

——اخبار کوکب ہند میں لکھا ہے کہ جو مشنیں ملک چین میں کام کرتی ہیں اُنکے ممبروں میں کوئی شخص جو افیون کا استعمال کرتا ہے شریک نہیں کیا جاتا ہے۔ چین میں اُن لوگوں کا شمار جو افیون کے استعمال کرنے سے فوت ہوئے ہیں ۱۲۰۰۰۰ ہے ہر صورت سے افیون کا استعمال موقوف کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ چین کے تعلیم یافتہ لوگ اور حاکمان افیون کے استعمال کی مخالفت پر آمادہ ہیں کیونکہ اُنپر ظاہر ہوگیا ہے کہ اُسکے استعمال سے ہماری ابتری و ہلاکت ہوتی ہے۔ اور سرکار چین تا مقدور ساتھ وفاداری کے اس بلائی کے مٹانیکی سعی و کوشش کر رہی ہے۔ عیسائی سوداگر انہیں کی تجارت کے بُرے نتیجوں کے سبب افسوس کرتے ہیں اور اس سفر تجارت کے عوض مناسب طور پر نفع حاصل کرنے اور چین کے چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر انگلستان تیتابی اس بدی کی شرکت سے دست بردار نہ ہووے اور اس مشکلات کو دفع نہ کرے تو وہ مشرقی قوموں کے نزدیک راستبازی کے نمونے میں قاصر ٹھہرے گی اور عوام کے دلوں پر عجب اثر پہونچائیگی اور اُن لوگوں میں جو ہنوز ناواقف ہیں مذہب مسیحی کے راہ کے روکنے والی ٹھہریگی +

——آجکل شہر بمبئی میں اہل ہنود بڑے جوش خروش میں آرہے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ڈاک کا ایک پارسل چوری گیا۔ پارسل مذکور مہاراجہ ورجیس درجی تھدجی ساکن جام نگر جو فرقہ ویشنوں کے سرپرست ہیں پاس سے برآمد ہوا اور بعد تحقیقات کے مہاراج صاحب کو دو سال قید کا حکم ہوا۔ چونکہ اہل ویشنو مہاراج صاحب موصوف کو دیوتا سمجھ کے پوجا کرتے تھے سو اُنکے دلوں میں مہاراج کے واسطے بڑی ہمدردی پیدا ہوئی۔ اوّل بہت سا روپیہ کو بطور چندہ کے جمع کیا اور مہاراج کی رہائی کے واسطے بڑی کوشش کی مگر کچھ فایدہ نہ ہوا چنانچہ دوکانوں کو بند کر کے مندروں میں پوجا پاٹ و عا وظائف میں مشغول ہیں۔ یا نہیں کرتے ہیں کہ سلطنت انگریزی دیوتاؤں کو نہیں مانتی ہے +

بقیہ علم ہیئت کا بیان

مشتری کے بیان میں

۲- خدا نے اُسکو آفتاب سے بیالیس کروڑ سات لاکھ میل کے مفاصلے پر جگہہ دی ہی لیکن پھر اُسنے اپنی کامل تجویز سے اُسکی کم روشنی پوری کر کے اُنکو اُسکے ہمراہ چار چاند کر دئے تاکہ وہ گرد اُسکے گھوما کریں اور اُسکے آسمان کو روشن رکھیں +

۳- وہ اپنے دورہ پر سفر میں ایک بھیانک تیزی سے چلتا ہی یعنے اُنتیس ہزار میل ایک گھنٹے میں +

۴- اُسکے چار چاندوں میں اِس زمین سے کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا ہی اُسکا پہلا چاند یعنے نزدیک والا چاند مشتری سے دور ہی دو کروڑ اُنتیس ہزار میل اور گرد اُسکے ایک روز اور اٹھارہ گھنٹے میں اپنے دورے کو تمام کرتا ہی +

۵- اللہ نے اُسکے چاندونکو ایسی ترتیب دی ہی کہ اُسکا آسمان کسی نہ کسی چاند سے اکثر منور رہتا ہی +

۶- مشتری سب سیاروں سے بڑا ہی اور وہ شاہانہ شوکت سے گھومتا رہتا ہی +

۷- خود پسند انسان اِس خیال میں پھنستا ہی کہ خدا صرف ہمارے چھوٹے سیارے کی فکر میں مصروف ہی +

۸- وہ انسان دل میں اپنے سمجھے کہ مشتری کا رہنے والا اگر اِس زمین کی طرف نظر کریگا تو ہمارے اِس چھوٹی گیند کو دیکھنے بھی نہ پاویگا نہ مریخ کو نہ زہرہ نہ عطارد کو - یہہ سب سیارے بہ نسبت نزدیکی آفتاب کے اُسکی روشنی کی جوت میں اُس دیکھنے والے کی آنکھ میں سے گم رہینگے +

زحل کے بیان میں

۱- زحل کا سیارہ زمین سے چھہ سو گنا بڑا ہی کیونکہ اُسکا قطرہ اُناسی ہزار میل دراز ہے +

۲- وہ آفتاب سے بہت دور ہی یعنے نوسے کروڑ میل تس پر آفتاب کی کرنیں اُسکو گرمی اور روشنی پہنچاتی ہیں اگر آفتاب پر سے توپ چھوڑی جاوے تو اُسکا گولہ دو سو پندرہ برس میں زحل تلک پہنچیگا +

۳- اگرچہ وہ ہمارے دیکھنے میں بہت آہستہ چلتا ہی لیکن سچ کے آس پاس ایک گھنٹے میں بائیس ہزار میل کے حساب سے گھومتا ہی +

۴- زمین اپنے چھوٹے دورے کو گرد آفتاب کے تمام کرتی ہی صرف ایک برس میں اور زحل کی گردش آفتاب کے قریب تیس برس کے عرصے میں تمام ہوتی ہی +

۵- اِس بڑے دور اور بڑے دل والے سیارے کی حاجت بر لانے کو دیکھو اللہ نے کیسی خوب تجویز ٹھہرائی کہ اُسے سات چاندوں کی ایک شہنشاہ حشمت اِس سیار یکو دی اُسکا راستہ روشن رکھنے کو +

۶- یہہ قیاس ہو سکتا ہی کہ زحل کے رہنے والے اُسکے آسمان میں کبھی ایک چاند اکبار گی اکثر دیکھنے پاتے ہیں +

۷- اِس سیارے کی روشنی زیادہ کرنے کو ایک بڑا سا چمکدار حلقہ بھی اُسکو دیا گیا ہی جس حلقہ کے اندر اگر ہزاروں اِس زمین کی مانند دنیا گم ہو جاویں تو کچھہ تعجب نہیں ہی +

۸- یہہ حلقہ ستائیس ہزار میل چوڑا ہی اور دوربین سے صاف دیکھا جاتا ہی +

۹- زحل کے رہنے والے اِس شرط سے کہ اُنکی بصارت ہماری بصارت سے زیادہ نہو تو اِس چھوٹی گیند یعنے زمین کو ہرگز نہ دیکھینگے اُنکی نظر میں اگر دوربین سے بھی دیکھینگے تو ایک نقطہ سے صرف دکھلائی دیگی +

اُرانس یعنے جار جیم سیدس کے بیان میں

۱- قاعدہ شمسی میں اُرانس دور ترین سیارہ ہی +

۲- بے دوربین کے وہ کم نظر آتا ہی اور اہل ہندوستان اِس سیارے کے وجود سے واقف نہیں +

۳- وہ آفتاب سے دور ہی ایک سو بیاسی کروڑ اور چھبیس لاکھ میل - اگر اُسپر سے توپ چھوڑی جائے تو آفتاب تک اُسکا گولہ چار سو اکتیس برس میں پہونچیگا +

۴- وہ ایک گھنٹے میں سات ہزار میل طے کرتا ہوا اور گرد آفتاب کے اپنے دورے کو تمام کرتا ہی ستاسیس برس میں +

۵- اللہ نے اُرانس کو چھہ چاند دیئے ہیں - اُسکے آس پاس دورہ کرنے کو اور اُسکا راستہ روشن کرنے کو - اُسکا قطر پینتیس ہزار ایک سو بارہ میل لمبا ہی اور ہماری ایسی آنکھہ سے اوس کے رہنیوالے کو زمین کا چھوٹا سیارہ نظر نہیں آئیگا +

زوازنابون یعنے دم دارونکے بیان میں

۱- زوازنابے بھی قاعدہ شمسی میں داخل ہیں - سب سیارے جو کہ اوپر بیان کئے گئے ایک ہو کر گرد آفتاب کے گردش کرتے ہیں مگر زوازنابے کچھہ اور ہی بکر چال میں - یہ افلاک کی ہر طرف سے سیارونکے دوروں کے درمیان ایک ایک جھٹا پھرتا ہی +

باقی آیندہ

مراسلات

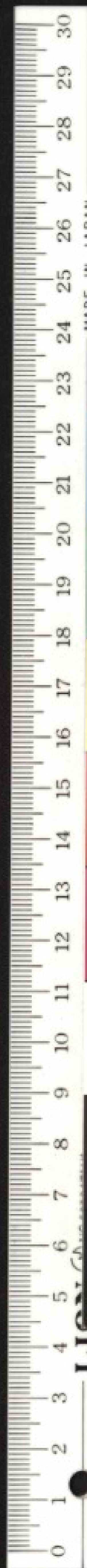
بقیہ عدم ضرورت قرآن کی توضیح

بجواب منشور محمدی مطبوعہ ۵ رجب المرجب سنہ ۹ نمبر ۱۹

— یہاں خدا سے محبت کرنا کہا ہے؛ مسلمان ہونا۔ جو مسلمان ہیں انکو خدا سے محبت نہیں۔ اس تابعداری کا پیچھے ذکر ہوگا۔ اول انکی اسبات کا جواب دیا جاتا ہے کہ بائبل میں کوئی قید نہیں لگائی جس سے جھوٹھی اور سچی محبت میں تمیز ہو سکے۔ تو دیکھئے۔ یوحنا ۱ ۲: ۱۵ دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت نہ رکھو جو کوئی دنیا کی محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں۔ پھر ۴: ۲۰ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے جھوٹھا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جسکو دیکھتا ہے محبت نہیں رکھتا تو خدا سے جسکو اُسنے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے۔ یہہ باتیں تو محمد صاحب کے قیاس میں آئی ہی نہیں۔ سو صاحب محبت صادق کا یہہ اندازہ ہے ورنہ یوں تو ہر ایک پیشوا اپنے پیروؤں اور اوروں سے بھی کہہ سکتا ہے کہ میری تابعداری خدا کی محبت کا ظہور ہے۔ پھر دیکھئے۔ انجیل یوحنا ۵: ۲۳ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا باپ کی جسنے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا۔ پھر باب ۱۵: ۲۳ وہ جو مجھ سے عداوت کرتا ہے میرے باپ سے بھی عداوت کرتا ہے۔ ۱ قرنتیوں ۱۶: ۲۲ اگر کوئی خداوند یسوع مسیح سے محبت نہیں رکھتا وہ ملعون ہووے۔ دیکھئے قید محمدی کے مقابل میں یہہ قید حُب یزدانی کی موجود تھی۔ اسلئے محمد کا اپنی تابعداری طلب کرنا فضول ہے خدا کی محبت اور عدم محبت کی دلیل مسیح ہے۔ قرآن میں کس صورت محمد کو شرط محبت کہا ہے کونسا کام یا کلام محمد نے مسیح سے بڑھکر ظاہر کیا جس سے مسیح کا خدا کی محبت کی قید ہونا باطل کیا جاتا ہے؛ پس صاحب قرآن والی تابعداری بھی فضول ٹھہری۔ بالفرض اگر مسیح کو فقط انسان ہی مانیں تو بھی مسیح کے حضور محمد کی کچھ حیثیت نہیں۔ قرآن والی محبت یزدانی کا یہہ حال اور اُسکو آپ بائبل کی تعلیم سے بڑھکر کہتے ہیں اور اسمیں محبت حق اور باطل کی قید سے انکار کرتے ہو۔ ضد سے کچھ حاصل نہیں مناسب ہے کہ حق کو حق کی خاطر قبول کرو +

پھر کہئے صاحب کیا محمد صاحب اپنے تئیں اُس محبت کی کُل وسعت کا جو انسان پر خدا کی طرف واجب ہے اندازہ ٹھہراتے ہیں اور کیا آپ بھی اُنکی کلام سے ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اگر ایک یا ہر دو صورتوں میں جواب ہاں ہی ہے تو ہمارے نزدیک غلط ہے۔ اگر بموجب اُنکی تشریح کے محمد اپنے تئیں ہر دو صورتوں میں قید گردانتے ہیں تو کیا شک ہے کہ انکا خیال محبت الہی کی نسبت قاصر تھا۔ کیونکہ محبت الہی کی ایک صورت باموجب یہہ ہے کہ خدا کی ذاتی صفات کے لحاظ سے پاک خدا کو خدا جانکے محبت کریں یعنے ذات الہی کی محبت بلا کسی قید کے ہونی چاہئے جیسے پاکیزگی کو پاکیزگی کی خاطر یعنے اُسکی ذاتی عمدگی کے سبب پیار کرنا چاہئے۔ اس محبت کو ہم اخلاقی محبت سے تعبیر کرتے ہیں اور اسکا ظہور انسان کی طرف سے خدا کی تعریف و بزرگی کرنے میں ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ حکم کہ تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل و جان و زور اور سمجھ سے پیار کر اُس اخلاقی محبت کی ترغیب ہے۔ اسکا نام بے شروط محبت ہے اور یہہ قرآن میں کم نظر آتی ہے۔ دوسرا موجب محبت ایزدی کا یہہ ہے کہ خدا سے اُسکی مہربانیوں کے سبب سے محبت ظاہر کرنی اور اگر قید لگ سکتی ہے تو اس محبت پر لگیگی۔ جیسا ۱ یوحنا ۴: ۱۱ پیارو جب کہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم ہے کہ ہم بھی ایک ایک سے محبت رکھیں پھر آیت ۱۹۔ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں کیونکہ پہلے اُسنے ہم سے محبت رکھی۔ خدا کی مہربانیاں انسان پر بڑی ہیں اور انکے لحاظ سے انسان کو لازم ہے کہ خدا سے محبت رکھے لیکن اُسنے ایک بڑی اور ابدی رحمت یعنے یسوع مسیح کو جسکے وسیلے سے خدا کا فضل اور فضل سے بخشش بہتیروں کے لئے ہوئی نازل کرکے انسان سے خاص محبت طلب کی ہے۔ اور برکتیں سب اُس سے نکلتی ہیں۔ اور اسکی شناخت کی علامت یہہ ہے کہ ہم بھی ایک ایک سے محبت رکھیں۔ اور اس باہمی محبت میں ہر ایک کے لئے ہر امر میں خیر خواہی لازم ہے۔ باتوں ہی سے نہیں کاموں سے لازم ہے کہ ہم بھی بھائیوں کے واسطے اپنی جان دیویں (۱ یوحنا ۳: ۱۶) پس اس محبت کے لئے جسکا اظہار انسان سے خدا کے شکریہ میں ادا ہوتا ہے ایک قید موجود ہے جس سے جھوٹھی اور سچی محبت میں تمیز ہو سکتی ہے تو محمد کی قید کیونکر درمیان آسکتی ہے فضول ہے۔ محمد کو ہم کسی بات کے لئے خدا کی برکت یا فضل نہیں ٹھہرا سکتے۔ یہہ حق اسکے بھلوں کا ہے۔ پھر باہمی محبت کی بابت قولہ۔ اقول: جو پادری صاحب نے انجیل متی باب ۵ آیت ۴۳ و ۴۴ میں سے نقل کرکے لکھا ہے کہ اپنے پڑوسی سے دوستی رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ پادری صاحب گرتی صاحب کے معاون اور مددگار ہیں تو اس عبارت کا اور اپنے دشمنوں سے عداوت نشان دیں ورنہ متی صاحب کی خانہ سازی میں کلام ہی کیا ہے +

جناب من جب ہمنے پڑوسی سے دوستی رکھنے کا حوالہ دیا



تھا تو اُنکے ساتھ دشمن سے عداوت کا بھی دیا مگر چونکہ وہ حوالے خطوط وحدانی میں تھے آپنے حرف انجیل ۴:۱۹ کو دیکھا جسمیں دوستی کا بیان ہے اور دوسرے کو اُسی مضمون کا سمجھکر یہہ لکھمارا ہے۔ سو صاحب پھر دیکھو تثنیا ۲۳: ۶۔ اور عزرا ۹: ۱۲ اور معلوم کرو کہ یہہ مسیحی رسول کی خانہ سازی نہیں آپکی ناواقفی کا ظہور ہے +

قولہٗ۔ اب میں چند آیات باہمی محبت کی قران شریف سے نقل کرتا ہوں۔ دیکھئے اوّل سورہ رعد میں اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے کہ جو لوگ بُرائی کے عوض میں بھلائی کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دار آخرت یعنے قیامت ہے۔ دوّم پھر سورہ قصص میں اللہ تعالے فرماتا ہے اُنکو دوہرا اجر ملیگا کہ اُنہوں نے صبر کیا اور بھلائی کرتے ہیں بُرائی کے بدلے +

جواب۔ یہہ باتیں ہمنے بھی سورہ رعد کے رکوع ۳ اور سورہ قصص کے رکوع ۶ میں دیکھیں۔ اب آپ دیکھئے سورہ شوریٰ رکوع ۴ اور بُرائی کا بدلا ہے بُرائی ویسی ہی۔۔۔ اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر سو اُنپر اِلزام نہیں۔ اِلزام تو اُنپر جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر۔ پھر دیکھئے سورہ حج رکوع ۸ اور جسنے بدلا دیا جیسا اُس سے کیا تھا پھر اُسپر کوئی زیادتی کرے تو البتہ اُسکی مدد کریگا اللہ (دیکھو قران محبت سکھاتا ہے!!) پھر دیکھئے سورہ بقرہ رکوع ۲۴ اور مار ڈالو اُنکو جسجگہہ پاؤ اور نکالدو جہاں سے اُنہوں نے تمکو نکالا۔ پھر جسنے تمپر زیادتی کی تم اُسپر زیادتی کرو جیسے اُسنے زیادتی کی تمپر (واہ ری محبت!! تیری یہی خوبیاں ہیں!) +

قولہٗ۔ سوم سورہ مومن میں خداوند کریم فرماتا ہے بُری بات کا جواب وہ کہہ جو بہتر ہو۔ جواب یہہ فرمان سورہ مومن میں ندارد ہے آپ اُسکو پھر دیکھیں اور میں بھی پھر دیکھونگا +

قولہٗ۔ چہارم سورہ تغابن میں اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے ای ایمانوالو بعض تمہاری جوروئیں اور اولاد دشمن ہیں سو اُنسے بچتے رہو (یہانتک محبت نہیں ہے) اور اگر معاف کرو اور درگذر و الخ (اسمیں معاف کرنا اور نہ کرنا مرضی پر موقوف ہے اور معاف نہ کرنے کو عیب نہیں کہا ہے) +

جواب۔ دیکھئے سورہ مجادلہ آخری آیت۔ تو نہ پاویگا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور پچھلے دن پر دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوا اللہ کے اور اُسکے رسول کے اگرچہ وے اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے انہتی۔ پھر دیکھئے سورہ توبہ رکوع ۳ ای ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپوں اور بھائیوں کو رفیق اگر وے عزیز رکھیں کفر کو ایمان سے اور جو تم میں اُنکی رفاقت کریں سو وہی لوگ ہیں گنہگار۔ یہاں باپ وغیرہ بھی دوستی سے خارج کئے گئے ہیں۴۔ اب دیکھئے کہ مسیح نے باہمی محبت کی ایک یہہ دلیل بتلائی ہے کہ خدا اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر اُگاتا اور راستوں اور ناراستوں پر مینہہ برساتا ہے۔ اسلئے تم بھی اپنے دشمنوں کو پیار کرو تاکہ اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو۔ ہاں جسحال کہ خداوند کاروں یعنے اپنے دشمنوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے تو ہم کیوں اُسکے اور اپنے دشمنوں سے عداوت کریں۔ اور پھر دیکھئے کہ جوروں اور بیٹوں کی دشمنی سے درگذر کرنا وہ محبت ہے جو آپنے پادری عماد الدین صاحب کی تفسیر سے بیان کیا ہے یعنے جسمانی پیار۔ لیکن خداوند نے فرمایا کہ اگر تم فقط اپنے بھائی کو سلام کہو تو کیا زیادہ کیا؟ اور ہمارا مطلب باہمی محبت کو قران میں ندارد کہنے سے یہہ نہیں کہ اسمیں جورو وغیرہ سے بھی محبت کا انکار ہے لیکن یہہ کہ وہ محبت ندارد ہے جسکا بائبل مشاہدہ کراتی ہے۔ کیونکہ محمد نے وہی تعلیم سکھلائی جو ہمارے خداوند نے ناقص ٹھہرائی ہے۔ بائبل کی تعلیم میں عمومیت اور روحانیت ہے دیکھو لوکا ۶: ۳۱ قران میں نفسانی قید ہے۔ اور آخر میں جواب کے اُنکو یہہ بھی سمجھایا جاتا ہے کہ اس جسمانی محبت کی تاکید بھی بائبل میں آچکی ہے۔ اسلئے قران فضول کہتا ہے دیکھو نامہ افسیوں باب ۶ و ۷ +

۴ جب الہ دیا صاحب کے حوالوں کے ساتھ وہ باتیں نظر سے گذرتی ہیں جو سورہ نسآء رکوع ۹ آیت ۶۷ میں اور سورہ مائدہ رکوع ۸ آیت ۶۰ و ۶۱ میں اور سورہ الممتحنہ رکوع ۲ آیت ۸ میں مرقوم ہیں۔ سو خلاصہ کر یہہ ہے کہ اللہ تمکو منع نہیں کرتا اُنسے جو لڑے نہیں تمسے دین پر اور نکالا نہیں تمکو تمہارے گھروں سے کہ اُن سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک۔ اور سورہ حجرات رکوع ۱ آیت ۹ اور سورہ نسآء رکوع ۵ اور مثل اُسکے باہمی محبت کو محمدیت سے باہر جانے نہیں دیتے اور وہ مقامات جو ہمنے نمبر ۳۶ جلد ۲ نورافشاں میں پیش کئے ہیں وہ اوروں کو مرکز محبت باہمی سے خارج رکھتے ہیں +

آخر اپنی تحریر کے الہ دیا صاحب نے اُن حوالوں کا جو ہمنے نورافشاں نمبر ۳۶ جلد ۲ میں باہمی محبت کے ندارد ہونیکے ثبوت میں پیش کئے تھے۔ کچھ جواب نہ سُنایا صاف ہی ہضم کر گئے۔ اور اُسکے بجائے یہہ لکھتے ہیں قولہٗ۔ دیکھو انجیل متی باب ۱۰ آیت ۵۔ پادری صاحب دیکھئے آپ تو صرف محبت خاص ہی پر طعن کرتے ہیں (صاحب طعن نہیں حق کہتا ہوں) اور بموجب قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسیحی دین ہی خاص ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود نبی اسرائیل تھے اور حضرت نبی اسرائیل ہی کے لئے ہدایت چاہتے تھے اور دیگر اقوام کو اس ہدایت سے محروم رکھنا چاہتے تھے۔ (اُسکے لئے مسیح کی تمثیل انگورستان دیکھو تو مسیحی دین کی عمومیت معلوم ہوگی) +

واضح ہو کہ اول وعدے بنی اسرائیل سے ہوئے۔ وے وعدے کے فرزند تھے۔ اور اسلئے اُنکی ہدایت پہلی شروع کی گئی۔ اعمال ۱۳: ۴۶ ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں (اسرائیل کے گھرانے کو) سنایا جائے۔ لیکن جس حال کہ تم نے اُسکو رد کیا اور اپنکو ہمیشہ کی زندگی کے لائق نہ سمجھا تو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسی سبب سے مسیح نے جی اُٹھنے سے پہلے وہ حکم نہ دیا تھا جو متی کی انجیل کے آخر میں مرقوم ہوا ہے۔ اور اُسکے مطابق پولوس نامہ رومیوں باب اول میں فرماتا ہے کہ مسیح کی انجیل ہر ایک کی نجات کیواسطے جو ایمان لاتا پہلے یہودی پھر یونانی کے لئے خدا کی قدرت ہے۔ پس صاحب اس ہدایت میں تدریج مدنظر تھی نہ کہ غیر قوموں کو ہدایت سے محروم رکھنا۔ اور واقعات بھی اس تدریج کو ثابت کرتے ہیں *

راقم جی۔ ایل ٹھاکر داس

شاہراہ یا شریعت نمبر ۹

چھٹا حکم۔ تو خون نکرنا۔ خروج ۲۰ باب ۱۳ آیت

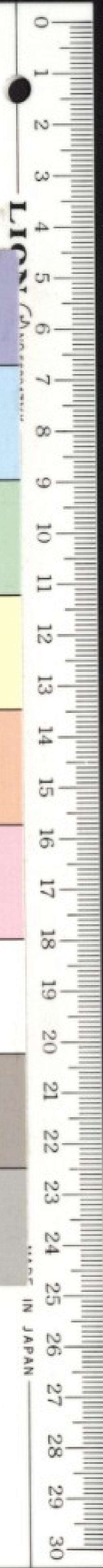
یہہ چھٹا حکم ہے جو کہ خدا نے دیا۔ جو فرق کہ انسان کے اور خدا کے کاموں میں پایا جاتا ہے وہی انسان کے اور خدا کے کلام میں بھی موجود ہے۔ انسان ہمیشہ تھوڑا مضمون اور بہت سے الفاظ استعمال کرتا ہے برخلاف خدا کے کہ وہ اکثر چند الفاظ اور بہت مطلب مدنظر رکھتا ہے چنانچہ اگر کوئی آدمی یہی حکم دیتا تو شاید فی لفظ (جو کہ اس حکم میں ہے) ہزار بلکہ دس ہزار الفاظ استعمال کرتا اسبات کے ثبوت میں ہم ناظرین کو تعزیرات ہند اور دیگر مسل پراسیدر وغیرہ کتابوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ یہہ بھی ایک ثبوت اُسکے الہامی ہونیکا ہے *

ظاہراً اس حکم میں کوئی کسی قسم کی قید نظر نہیں آتی۔ اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کام جسکو کہ خون کہہ سکتے ہیں منع ہو گیا۔ پر یہہ اس حکم کی مراد سے باہر ہے مثلاً ایک بھیڑیا ایک آدمی کے گلہ میں نقصان کرتا ہے تو کیا لازم ہے کہ وہ آدمی اُس بھیڑئے کو نہ مارے۔ ضرور لازم ہے۔ اسیطرح پر پاگل کتے کا مارنا اپنی جان کی حفاظت میں کسیکو مارنا یا خونی کو قتل کرنا نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ حکم یہہ ہے کہ کسیکو بیوجہ نہ مار (یعنی کہ کسی شخص کو لالچ سے نہ مار ڈالو تاکہ تم اُس سے اپنا مدعا حاصل کر لو۔ مثلاً چور کا چوری کی لالچ سے کسیکو مار ڈالنا) یا اور کسی وجہ سے کسیکا خون کرنا بالکل منع ہے *

اب اس حکم پر بھی وہی دو سوال لازم آتے ہیں اوّل کہ یہہ حکم کس چیز کو کرنا منع کرتا ہے اور دوم کیوں منع کرتا ہے *

۱۔ صاف ظاہر ہے کہ اس حکم سے دوسرے کی اور اپنی جانکو نقصان پہنچانا یا اسکا ضایع کرنا مراد ہے ہم دو طرح سے دوسرے کی جانکو نقصان پہنچا سکتے ہیں یعنی اپنے افعال سے اور خیالات سے مثلاً اگر کوئی کسیکی دولت یا کسی چیز کو حاصل کرنے کی غرض سے اُسکے پیٹ میں چھری مارے تو ظاہر ہے کہ وہ اس حکم کا توڑنے والا ہے۔ یا اگر کوئی چھری نہ مارے پر اُسکو کسی نہ کسی طرح سے زہر دیوے وہ بھی خون کرتا ہے۔ ہزارہا کارخانے ایسے زہر فروشی کے ہیں جو کہ لوگوں کے روپیہ کے لالچ سے اُنکو زہر پلا دیتے ہیں۔ میرا مطلب شراب سے ہے۔ شراب میں زہر ہے اور تو بھی لوگ صرف روپیہ کے لالچ سے اسکو بناتے اور بیوقوفوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں کیا ایسے شخص ظاہراً اس چھٹے حکم کو توڑ نہیں رہے۔ جب ایک بادشاہ صرف اس غرض سے کہ اُسکا ملک بڑھ جاوے دوسرے ملک پر چڑھائی کرتا اور کئی جانوں کے ضایع کرنیکا باعث ہوتا ہے تو وہ بھی اس حکم کو توڑتا ہے۔ مثلاً شاہنشاہ بوناپارٹ کا حال دیکھو کہ وہ پانچ لاکھ سپاہ لیکر روس پر چڑھ گیا صرف اس غرض سے کہ اُسکو اپنے قبضہ میں لے لے۔ اُسنے ہزارہا بلکہ لاکھہا جانوں کا نقصان کیا۔ کیا عجیب خونی شاہ بوناپارٹ تھا خدا کے آگے اب اسکا کیا حال ہوگا۔ نہ ہو کہ ہم میں سے کوئی اسطرح خلق خدا کو ضایع کر کے عزت اور جلال حاصل کرے۔ دوم ہمکو دوسرے آدمیوں کی طرف بُرے خیالات رکھنے بھی اس حکم سے منع ہیں۔ اگر میں چاہوں کہ فلانے قسم کے درخت نہ ہوں تو سب سے عمدہ ترکیب اُسکے بیجوں کو ضایع کرنا ہے اسیطرح اگر ہم چاہتے ہیں کہ خون سے بد افعال ہم سے صادر نہ ہوں تو سب سے عمدہ ترکیب یہہ ہے کہ اپنے دل سے بُرے خیالات کی بیخ کنی کریں۔ کیونکہ بموجب انجیل یوحنا ۳ باب ۱۵ آیت بُرے خیالات بمنزلہ خون ہیں۔ قابیل (قاین) کا حال دیکھ لو کہ پہلے اُسنے اپنے بھائی سے دل میں نفرت اختیار کر لی اور آخر کار اپنے بھائی کا خون کر دیا۔ اگر وہ بُرے خیال کو نکال دیتا تو شاید کبھی خون کا باعث نہ ہوتا۔ پادری ریچرڈ نیوٹن صاحب سے منقول ہے کہ انکی جماعت کا ایک لڑکا مسمی جیمس نہایت سخت مزاج اور زود رنج تھا ایکدفعہ جب کہ ایک لڑکا اُس سے ٹھٹھا کر رہا تھا اُسنے اسکو ایک ایسی ضرب دی کہ وہ فوراً وہاں رہ گیا اور مر گیا۔ ایسی تندمزاجی سے خدا ہمکو بچا دے۔ چاہئے کہ ہم بدمزاجی سے باز آئیں *

اب ذرہ غور کرو کہ ہم اپنا خون کسطرح کر سکتے ہیں خدا نے صاف منع کیا ہے کہ خون نہ کرو نہ کسیکا نہ اپنا۔ پس جو لوگ خودکشی کرتے ہیں وہ بھی اس حکم کے توڑنے والے ہیں۔ ہم اپنی خودکشی نہ صرف ڈوبنے چھری مارنے پھانسی لگنے



سے کرسکتے ہیں بلکہ زہر کھانے سے بھی - چونکہ یہہ ثابت ہی کہ شراب میں زہر ہی اسواسطے وہ جو کہ شراب پیتا ہی وہ بھی خودکشی کرتا ہی - پر ہم اپنی جان کو بہت کھانے سے یا جلدی کھانیسے یا تنگ پوشاک پہننے سے یا بدن کی ایسی بیپرواہی کرنے سے جو کہ اکثر بیماری موت کا باعث ہوتی ہی نقصان پہنچاکر خودکشی کے مرتکب ہیں - ایک لایق اعتبار مورخ کا قول ہی کہ انگلستان میں صرف شراب خوری سے تیس ہزار آدمیکا نقصان ہوتا ہی اور قریباً اُسیقدر زیادہ یا جلدی کھانے سے ضایع ہوجاتے ہیں - یہہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ حکما اسبات پر متفق ہیں کہ جو واجب خوراک ٹھیک طور پر نہیں کھاتا وہ خودکشی کرتا ہی اُسکے شکم میں جلدی درد شروع ہوجاتا ہی وہ طرح طرح کی بیماری میں مبتلا ہوکر فطرتی موت سے پہلے فوت ہوتا ہی فی الجملہ ہمکو چاہیئے نہ خیال و فعل سے کسیکا نہ ناواجب شکم پروری شراب خوری وغیرہ سے اپنا خون کریں - اب چاہیئے غور ہی کہ ہم میں سے کون خونی نہیں ہی - کیا عجیب بات ہی کہ ہم سب کے سب گو بظاہر آ کسیکے خونی نہیں تو بھی ضرور خدا کے روبرو خونی ہیں - پس از روئے انصاف ہمارا کیا حال ہی کیا ہم خون کی سزا پانے سے بچ سکتے ہیں - ناظرین خود سوچ لو تم سب خونی ہو کبھی نہ کبھی کسیکا ضرور خون کیا ہی کیونکہ مسیح فرماتا ہی جو کہ اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہی وہ خونی ہی - پس جب تمہارے دل میں کبھی غصہ کا خیال تک آوے تو یاد رکھو کہ تم خدا کی نظر میں خونی ہوچکے - اب ہم جھوٹھے نبیوں کی طرف ذرہ متوجہ ہوں کہ اُنہوں نے نہ صرف خون کیا بلکہ خون کو خدا کا کام تبلایا - مسیح خداوند اور اُن میں کیا عجیب فرق معلوم ہوتا ہی مسیح تو فرماتا ہی کہ اپنے خیال تک سے بھی خون نہ کرو اور اُنہوں نے ہزارہا ہزار بیگناہوں کا خون روا تبلایا لوٹ اور غارت سے سیکڑوں گھروں کو برباد کیا وہ کیسے دلاور خونی ہیں +

۴- مضمون آگے ہی بہت طویل ہوگیا ہی دوسرے جواب کو ایک اور مضمون لکھنا ضرور تھا پر مختصراً یہہ کہدینا کافی ہوگا کہ کیوں ہم خون نہ کریں کا جواب یہہ ہی کہ جان قیمتی ہی اور جب یکدفعہ ضایع ہوگئی تو پھر کسیطرح مل نہیں سکتی مجلس میں ایک جان کی کمی ہوجاتی ہی ایسا کرنا خدا سے جو کہ صرف محبت ہی دور ہونا اور محبت کو ضایع کرنا ہی سب سے بڑھکر خدا کا حکم توڑتا ہی - غصہ (جو کہ بمنزلہ خون ثابت ہوچکا ہی) محبت کا ضد ہی +

راقم فقیر محمد حنیف از لودیانہ

لودیانہ

۱۴- جولائی سے ۱۶ کی صبح تک بارش نہیں ہوئی تھی اور گرمی حد سے زیادہ رہی مگر شکر ہی کہ آج صبح سے بارش شروع ہوئی ہی اور خوب بارش [illegible] نازل ہو رہا ہی بادل چاروں طرف جھوم رہے ہیں +

۱۶- جولائی کو لکڑ بازار میں کشمیریوں کے درمیان لڑائی ہوئی ایک طرف ۶- آدمی اور دوسری طرف ۳- ۴ آدمیوں کے فریق والوں میں سے ایک آدمی نے دوسرے فریق والے کے اینٹ ماری جس سے سخت ضرب آئی اُسکو کوتوالی میں لیگئے اور وہ کوتوالی میں پہونچتے ہی مرگیا - کوتوال صاحب موقع پر پہونچے اُسیوقت تحقیقات شروع ہوگئی چنانچہ جسنے اینٹ ماری تھی وہ اصل مجرم اور باقی ۵ آدمی معاونت میں گرفتار ہوئے جنکا چالان ۱۹ جولائی کو کیا گیا - جیسا کچھ ہوگا قلمبند کیا جائیگا ہمنے آگے بھی سنا ہی کہ کشمیری قوم جسوقت لڑتے ہیں کچھ آگا پیچھا نہیں دیکھتے ہیں چنانچہ غدر سے پیشتر ان لوگوں کے درمیان بکثرت لڑائی ہوا کرتی تھی اب کچھ عرصہ سے لودیانہ کے باشندگان کے نیک نمونہ پر چلنے لگے ہیں +

ہمنے سنا ہی کہ پیچ مہتاب رکھہ صاحب اپنی سرائے کو جو بہ نیت رفاہ عام کوتوالی جدید کے متقابل میں بنواکر [illegible] لگاکر جسمیں لودیانہ کے بھاڑوں نے بھی بطور خیرات روپیہ لگایا تھا مہاراجہ صاحب فریدکوٹ کے ہاتھہ مبلغ ۲۰ ہزار روپیہ کو بیع کرکے رجسٹری ضلع لودیانہ میں کرانی چاہتے تھے چنانچہ بباعث عدم تکمیل اسٹامپ رجسٹری نہ ہونے پائی پھر ایک مختار کے ذریعہ سے جو فریدکوٹ سے آیا تھا رجسٹری ہوئی - اگر یہہ سچ ہی تو افسوس کا مقام ہی کہ جو مکان رفاہ عام کیواسطے بنایا جاوے اور گورنمنٹ تک اُسکی رپوٹ کیجاوے کہ یہہ مکان برائے رفاہ عام ہی اور پھر اُسکو فروخت کیا جاوے - یہہ بھی سنا گیا ہی کہ یہاں کے بھاڑے ایک عرضداشت برائے آگاہی گورنمنٹ تیار کر رہے ہیں - افواہ ہی کہ پیچ مہتاب رکھہ صاحب فریدکوٹ میں مخبوط الحواس ہیں شاید یہہ کارروائی بالا ہی بالا ہو رہی ہو خیر کچھہ ہو جبکہ اُنکے دروازہ پر پتھر ایسا لگا ہوا ہی کہ جسکا مطلب مکان رفاہ عام ہی وہ کیوں فروخت کیا جاتا ہی +

ہمنے ہفتہ گذشتہ میں لکھا تھا کہ قلعہ کی حدود میں بول کرنے سے آدمی مجرم ہوتے ہیں اور جرمانہ وصول کیا جاتا ہی سو اب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تحصیلدار صاحب لودیانہ کو حکم دیا ہی کہ ایک فرد اُن لوگوں کی تیار کردو کہ جن جن سے جرمانہ وصول ہوا ہی اور صاحب قلعہ سے قانون طلب کیا تھا کہ جسکے ذریعہ جرمانہ لیا جاتا ہی ابھی یہہ معاملہ زیر تجویز ہی فیصلہ ہونے پر پھر کچھہ لکھا جائیگا +

ہمنے سنا ہی کہ ہمارے شہر کی صفائی کے لئے اب یہہ بندوبست

زیر تجویز ہے کہ بجائے تین چار داروغہ کے ایک آدمی ایسا مقرر کیا جاوے کہ جس کی دو آنکھ چہار آنکھوں سے زیادہ روشن ہوں ہماری دانست میں شہر کی صفائی اس تجویز سے درست ہو جائیگی بشرطیکہ کوئی یورپین جسمیں لیاقت و جفاکشی ہو اس عہدہ پر مقرر کیا جاوے اور اُسکو تمام خاکروبوں و جمعداروں وغیرہ پر اختیار دیا جاوے ہندوستانی سے یہہ کام کبھی بہم نہ پہونچیگا کیونکہ اول تو وے اس کام کو جانتے نہیں۔ دوم حکمران نہیں ہیں۔ سیوم لالچی پر فریفتہ ہوتے ہیں۔ اور آخرکار ہم شہری اور ہم وطن اُسپر بھروسہ نہیں کرتے۔ اگر یہہ بندوبست ہو جاوے تو صفائی ہوگی ورنہ شکایت بدستور جاری رہیگی ✣

تھانہ شہر میں ایک ڈکیتی ہوگئی ہے پولیس موقع پر تحقیقات کر رہی ہے ✣

نظم

بے زندہ خدا خدا کدام است　　جز زندہ خدا خدا کدام است
بے ابن خدا خدا نہ باشد　　بے روح خدا خدا کلام است
پدر است خدا و ابن عیسیٰ است　　روح است خدا کہ در کلام است
این ہر سہ وجود گرچہ سہ اند　　چون ہر سہ یک اند یک کدام است
آنست کہ واجب الوجود است　　آنست کہ واجب القیام است
آنست کہ ہست ہستی او　　آنست کہ ہستیش مدام است
آنست کہ واحدش بخواند　　آنست کہ وحدتش دوام است
زین وحدت نور شد ہویدا　　نور است کہ نور با تمام است
از نور تو نور صبح صادق　　بے نور تو نیز روزہ شام است
جز ذات مقدس مسیحا　　شافع دو جہان و گر کدام است
اُمید نجات جز مسیحا　　این جملہ عبث و خیال خام است
از روز جزا جزا تر سیم　　چون شافع ما مسیح نام است
از گردش دہر چون بنالیم　　کام مر ز مرا فلک بکام است
از تلخی غم چرا بر نجیم　　چون بادۂ عشق تو بجام است
جامی است کہ جام جم نباشد　　جامی چہ خدا نمائی جام است
صد شکر چرا دا تشا زد　　چون لطف لطیف با غلام است
این لطف و کرم نہ بہر ہر کیست　　وایں فضل برائے خاص و عام است

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس مربل متخلص گل از مقام روڑکی

نظر الطاف عیسیٰ نے ذرا جسپر اگر کردی۔
دو بالا اُسکی دو عالم میں توقیر و قدر کردی۔
دل و جاں اُسکو دینے میں تامل ہو بھلا کیسے۔
ہمارے واسطے جسنے ہے جاں اپنی نذر کردی
کمی اُسکو نہیں ہرگز کسو نعمت کی دنیا میں۔
عمر جسنے در دولت پہ عیسیٰ کے بسر کردی
شفا مرض گناہوں سے تمہی ہوئی گرچہ ناممکن۔
دوا اگر ہمارے درد کی اُسنے مگر کردی
یہاں بحر فنا سے خود خدا نے ناخدا بنکر۔
میری طوفان سے کشتی کو بے خوف و خطر کردی
بہا کر اشک آنکھوں سے قبر لاذر پہ عیسیٰ نے۔
نظر میں مومنوں کی گور وہ کان گوہر کردی
نہ کی کچھ یاد باری حیف ہے ہستی میں آکر کے۔
عبث یہہ رائیگاں تم نے دلا اپنی عمر کردی
تجلی روح اقدس کی سے کر یارب مجھے روشن۔
شکل موسیٰ کی کوہ طور پر جوں جلوہ گر کردی
چمن کی بے ثباتی دیکھ کر دنیا سے گل نے بھی۔
سوئے مُلک عدم کا عزم و تیاری سفر کردی

غزل دیگر

دنیا ہے چند روزہ میاں مت لگائیے دل۔
بیفائدہ نہ اسمیں تو غافل پھنسائیے دل۔
کر یاد حق بتوں سے جو چاہے بچائیے دل۔
ورنہ یہہ بہت تجکو پھر آخر جھکائیے دل۔
پاویگا چین وہ بھی نہ ہرگز دلا یہہ دیکھ۔
زیر فلک کسیکا جو ناحق ستائیے دل۔
آنے کی ہے خوشی کبھی جانے کا رنج و غم۔
ہرگز زمانہ چین سے یکساں یہہ ہائے دل
دل دیدیا ہو جسنے مسیحا سے یار کو۔
اُسکا بھلا کسی پہ کہو کیسے آئے دل۔
کیجئے قبول اُسکو براہ کرم کریم۔
کرنے نذر ہم اُنکو اپنا ہیں لائے دل۔
جس دن سے دل لگا ہے مسیحا سے گل مرا۔
جامہ میں اپنے پھولا نہیں ہے سمائے دل۔

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت مندرجہ ذیل۔ سالانہ بلامحصول عہ معہ محصول ہے ۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ۔ ۳ پرچہ کیواسطے ہ۔ ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول ہ۔ ۵ پرچہ کیواسطے معہ محصول ہے۔ ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول لعہ۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں بنتا ہے بھیجنی چاہئے ✣

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا